© rasailojaraid.com

شاہ بلیغ الدین ۔ کراچی

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس نے دربار جانا چھوڑ دیا تو بیوی بچوں کو بڑی فکر ہوئی۔ مشہور مثل ہے کہ ــ پانی میں رہ کر مگر مچھ سے
ی نہیں رکھی جا سکتی۔ مصاحب اور درباری بادشاہ سے بگاڑ پیدا کر کے سکون سے نہیں رہ سکتے۔
دشاہ بھی وہ جو مطلق العنان ہو۔ اسی لئے بیوی بچوں کی پریشانی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ تین دن
ے تو آخر اس اللہ کے بندے نے بہت سوچ سمجھ کر پھر دربار کا رخ کیا۔

بیوی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے! تین ہی دن میں تم سنبھل گئے۔

شوہر نے کہا۔ نیک بخت کیا کروں مجبور ہوں اللہ کے رسولؐ کا حکم یہی ہے کہ تین دن سے زیادہ کسی سے بات
ڑو۔ میں تین دن سے زیادہ تعلقات توڑ کر نہیں بیٹھ سکتا۔

ہ شوہر صاحب تھے تو درباری اور بگڑ بیٹھے تھے اپنے آقا سے والا تبار سے۔ درباریوں اور حاکموں کے
دوں میں یہ طنطنہ کہاں دیکھنے میں آتا ہے؟ وہ تو حکمرانوں کا جھوٹا نوالہ کھانے والے، بے حیا اور موقع
ہوتے ہیں۔ ان میں خودداری ہو تو وہ درباری نہ ہوں لیکن کہیں کہیں بات بالکل جدا بھی ہوتی ہے۔ یہ جس
ہ کے دربار کا تذکرہ ہے وہ بھی اللہ سے ڈرنے والا تھا۔ اور اس کے مصاحب بھی اللہ سے ڈرنے والے
ہاں دوستی بھی اللہ کے لئے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے ہو تو وہاں بڑا پاکیزہ ماحول ہوتا ہے۔

جو درباری اپنے بادشاہ سلامت سے ناراض تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن دربار میں آقا نے ولی
نے اُسے بلانا چاہا تو اس کا نام لینے کے بجائے ایک فرضی نام سے اُسے پکارا ــ تاج الدین، تاج الدین
ہوئی تو اس نے پلٹ کر بادشاہ کی طرف دیکھا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس اجنبی نام کا درباری کون ہے
شارہ اسی کی طرف تھا۔ وہ تعمیلِ حکم میں فوراً بادشاہ کے قریب پہنچ گیا۔ حکم بجا لا کر وہ گھر لوٹا تو تین
دربار جانے کے لئے اس کا دل نہ چاہا۔ اسے بڑی شدت سے اپنی رسوائی کا احساس تھا۔ آدمی
تو بڑے رکھ رکھاؤ کا ہوتا ہے۔ خود بھی دوسروں کا بڑا خیال رکھتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارضِ ہمالہ پر جتنے مسلمان حکمران گذرے ہیں ان میں سے ایک دو ہی ناصر الدین جیسے تھے۔ التمش کا یہ جہانت سلطنت کی انجام وہی میں بھی طاق تھا اور طاعت و بندگی کا بھی پورا تھا۔ کیوں نہ ہوتا آخر التمش جیسے گزار حکمرانِ وقت کا فرزند دلبند تھا۔ یہ وہی ناصر الدین ہے جو کلام ربانی کی کتابت کر کے گزارہ کیا کرتا اور اقلیمِ ہند زیرنگیں ہونے کے باوجود سرکاری خزانے سے ایک پائی اپنے اوپر خرچ نہ کرتا تھا۔ یہ سال مہینے کی بات نہیں بائیس سال کا قصہ ہے۔ ملکہ خود کھانا پکاتی، سینتی پروتی، جھاڑو دیتی، برتن مانجھتی سارے کام کرتی تھی۔

ایک مرتبہ روٹی پکاتے پکاتے اس کے ہاتھ جل گئے۔ نہ جانے کب کی بھری بیٹھی تھی۔ شوہر سے بولی خزانہ بھرا ہوا ہے میرے لئے ایک لونڈی خرید لیجئے؟ کچھ تو آرام کی میں بھی مستحق ہوں۔

ناصر الدین نے جواب دیا کہ — ایسا سوچنا بھی مت۔ میں تو سلطنت کا خادم اور خزانے کا نگہبان شاہی خزانے کا روپیہ اپنے آرام و آسائش پر خرچ نہیں کر سکتا۔ یہ مانتا ہوں کہ تمہیں تکلیف ہے لیکن کیا ہوں۔ صبر کرو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پھل عطا فرمائے گا۔

ناصر الدین جیسے بادشاہِ وقت کا درباری جب تین دن تک غیر حاضر رہا تو خود بادشاہ کو بھی فکر لاحق جس دن مصاحب آیا تو پوچھا — کیا بات ہے؟ کیوں حاضر نہ ہو سکے؟

جواب ملا۔ شاہا! اس دن آپ نے تاج الدین کہہ کر پکارا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ خفا ہیں اور مجھے میرے نام سے بھی نہیں بلانا چاہتے۔ پچھلے تین دن پریشانی میں گذرے پھر بھی آپ کی خفگی کا سبب معلوم

ناصر الدین نے کہا۔ واللہ! میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ میں اس وقت باوضو نہ تھا اس لئے مناسب نہ ہوا کہ تمہارا مقدس نام اپنی زبان پر لاؤں۔ تاریخ فرشتہ میں ہے اُن درباری بزرگ کا نام تھا — محمدؐ!

نام کا یہ احترام ان لوگوں کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ جو اپنے بچوں کا نام برگزیدہ شخصیتوں کے پر رکھتے ہیں۔

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے
Servis
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام

© rasailojaraid.com